سوال

(55) قنوت نازلہ شریعت اسلامیہ اور فقہ حنفیہ کی نظر میں

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

اہل حدیث حضرات کے ہاں قنوتِ نازلہ کی جاتی ہے ۔ جہری نمازوں کے ساتھ ساتھ سری نمازوں میں بھی ۔ اس پر تفصیلاً اور دلائل کے ساتھ بحث فرمائیں ؟ کیا یہ طریقہ رسول اللہ سے ثابت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ قنوت کیوں کی اور کیسے کی ؟ کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ اس پر عمل کیا ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی رحلت کے بعد صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم اس پر عمل پیرا تھے ؟ اس کا طریقہ کار کیا ہے ۔ اگر ثابت ہے تو احناف کیوں نہیں کرتے ؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

جب مسلمان کسی مصیبت میں گرفتار ہوں، دنیا کے کسی خطے میں مسلمانوں پر کفار و مشرکین اور یہود و نصاریٰ ظلم و ستم ڈھا رہے ہوں۔ شب و روز انہیں پریشانیوں سے دچار کر رہے ہوں، انہیں قید و بند کی صعوبتوں میں بتلا کر رہے ہوں تو ان حالات میں جہاں ان مسلمانوں کیلئے دیگر مادی اسباب کے تحت مدد کی جاتی ہے، اسی طرح ان کیلئے جور و ستم اور ظلم و تشدد سے بچاؤ کیلئے اللہ تعالیٰ سے مدد مانگنا قنوتِ نازلہ ہے اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی صبح کی نماز میں ظہر اور عشاء میں اور کبھی پانچوں نمازوں میں ،اپنے مومن ساتھیوں کے لئے عجز و انکساری اور خشوع و خضوع کے ساتھ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا فرماتے تھے ۔ یہی عمل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنھم ، فقہائ، محدثین، تابعین، تبع تابعین اور سلف صالحین رحمہ اللہ کرتے رہے ۔ اسی مسئلہ کے متعلق چند ایک احادیث ملاحظہ فرمائیں ۔

(ا) ایک دفعہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے تلامذہ کو نماز پڑھ کر دکھائی اور فرمایا۔

((وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ، إِنِّي لَأَقْرَبُكُمْ شَبَهًا بِصَلَاةِ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِنْ كَانَتْ هَذِهِ لَصَلَاتَهُ حَتَّى فَارَقَ الدُّنْيَا قالا وقال وَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : " وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ يَقُولُ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ، رَبَّنَا وَلَكَ الحَمْدُ، يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ، فَيَقُولُ : اللَّهُمَّ أَنْجِ الوَلِيدَ بْنَ الوَلِيدِ، وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ، وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ المُؤْمِنِينَ اللَّهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ)) (صحیح بخاری 1/110)

'' اللہ کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، یقیناً میں نے تم سب سے زیادہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے ساتھ مشابہ ہوں ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ نماز دُنیا چھوڑنے تک اسی طرح رہی ۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دونوں شاگرد ابو بکر بن عبدالرحمن بن الحارث اور ابوسلمہ بن عبدالرحمن کہتے ہیں کہ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب رکوع سے سر اُٹھاتے وقت سمع اللہ لمن حمدہ وبنا ولک الحمد کہتے تو آدمیوں کے نام لے کر انکی لئے دُعا کرتے ۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہتے اے اللہ ولید بن ولید، سلمہ بن ہشام اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو نجات دے اور کفار پر اپنی پکڑ سخت کر دے اور ان پر اس طرح قحط سالی فرما جیسے تو نے یوسف علیہ السلام کے دور میں کی تھی '' ۔

((عن عاصمٌ، قَالَ : سَأَلْتُ أَنَسَ بْنَ مَالِكٍ عَنِ القُنُوتِ، فَقَالَ : قَدْ كَانَ القُنُوتُ قُلْتُ : قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ؟ قَالَ : قَبْلَهُ، قَالَ : فَإِنَّ فُلاَنًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ، فَقَالَ : «كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا، أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمْ القُرَّاءُ، زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلًا، إِلَى قَوْمٍ مِنَ المُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ، وَكَانَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَهْدٌ، فَقَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ)) (بخاری 1/136, مسلم 1/237)

(۲) ''عاصم احول رحمۃ اللہ فرماتے ہیں کہ میں نے سیدنا انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قنوت کے متعلق پوچھا تو آپ نے فرمایا! قنوت تو تھی ۔ میں نے کہا کیا رکوع سے پہلے یا بعد میں ؟ آپ نے کہا پہلے میں نے کہاں فلاں شخص نے مجھے آپ کی جانب خبر دی ہے کہ آپ نے فرمایا رکوع کے بعد ہے ۔ آپ نے فرمایا اُس نے غلط کہا ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رکوع کے بعد (صرف) ایک مہینہ قنوت پڑھی تھی ۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ نے ستر کے قریب افراد کی ایک جماعت جنہیں قراء کہا جاتا تھا مشرکین کی طرف بھیجا تھا ۔ یہ مشرکین ان کے علاوہ تھے جن کیلیئے آپ نے بددعا کی تھی ان کے اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان معاہدہ تھا پس رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مہینے تک (رکوع کے بعد) قنوت کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان مشرکین کیلیئے بددعا کرتے رہے ''۔

(۳۳) صحیح مسلم ۲۳۷/۱ یہ بھی ہے کہ آپ ولید بن ولید وغیرہ کے واپس آنے تک دعا کرتے رہے ۔

(۴) سیدنا ابوہریرہ نے فرمایا :

((وَاللَّهِ لَأُقَرِّبَنَّ لَكُمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ : فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ «يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلاَةِ الظُّهْرِ، وَصَلاَةِ العِشَاءِ الآخِرَةِ، وَصَلاَةِ الصُّبْحِ، فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ، وَيَلْعَنُ الكَافِرِينَ)) بخاری 1/136. مسلم 1/237 واللہ لاقربن بکم صلاۃ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہے ۔ (ابوداؤد 2/67(1440)

اللہ کی قسم میں تمہارے قریب وہ نماز ادا کروں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز ہے ۔ سو ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز ظہر، نماز عشاء اور فجر میں رکوع کے بعد قنوت کرتے اور مومنین کیلیئے دعا اور کفار کیلیئے لعنت کرتے ۔

((عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ، قَالَ : "قَنَتَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ شَهْرًا مُتَتَابِعًا فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ وَالْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ وَصَلَاةِ الصُّبْحِ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلَاةٍ، إِذَا قَالَ : سَمِعَ اللَّهُ لِمَنْ حَمِدَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ، يَدْعُو عَلَى أَحْيَاءٍ مِنْ بَنِي سُلَيْمٍ، عَلَى رِعْلٍ، وَذَكْوَانَ، وَعُصَيَّةَ، وَيُؤَمِّنُ مَنْ خَلْفَهُ")) (ابوداود 2/68(1443)

(۵) ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایک مہینہ مسلسل ظہر، عصر، مغرب عشاء اور فجر کی نمازوں میں سے ہر نماز میں جب آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تو قنوت کرتے ۔ بنو سلیم کے چند قبائل رعل، ذکوان اور عصیہ پر بددعا کرتے رہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے مقتدی آمین کہتے رہے ۔ (ابوداؤد ۲/۶۸ (۱۴۴۳)

(۶) صحیح بخاری ۶۵۵/۶۲ میں یہ الفاظ بھی ہیں ۔ جب آپ سمع اللہ لمن حمدہ ربنا لک الحمد کہتے تو دعا کرتے اے اللہ ولید بن ولید وغیرہ کو نجات دے اور یہ دُعا اونچی کرتے ۔

7) سیدنا انس فرماتے ہیں : ((فلقد رأیت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فی صلاۃ الغداۃ رفع یدیہ فدعا علیہم)) مسند احمد 3/137 اور بیہقی 2/211 میں ہے ((کلما صلی الغداۃ رفع یدیہ یدعو علیہم.))

میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو صبح کی نماز میں دیکھا آپ ﷺ نے ہاتھ اُٹھائے اور ان (کفار) پر بددعا کی ۔

مندرجہ بالا حدیث سے درج ذیل امور حاصل ہوئے :

۱) جب بھی مسلمانوں پر مصائب وآلا، کفر کا جور وستم اور ظلم و تشدد ہو تو اس وقت فرض نمازوں میں دعا کرنا جسے قنوتِ نازلہ کہتے ہیں، شروع وجائز ہے ۔

۲) یہ دُعا مختلف حالات کے مطابق کبھی ایک نماز میں، کبھی دو تین نمازوں میں اور کبھی پانچوں نمازوں میں کی جاتی ہے کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف نمازوں میں یہ دعا کی ہے ۔

۳) اس دعا کا مقصد مسلمانوں کیلیئے مصائب سے نجات اور کافر کیلیئے عذاب الٰہی کا مطالبہ ہوتا ہے ۔

۴) یہ دعا اگر اپنے ان ساتھیوں کیلیئے کی جائے جو کفار کے نرغے میں پھنسے ہوئے یا کسی مصیبت میں گرفتار ہیں تو ان کے نام لے کے بھی کی جا سکتی ہے ۔ اسی طرح کافر کے قبائل کے نام لے کر بھی بددعا کی جا سکتی ہے ۔

٥) اس دعا کیلئے ضروری نہیں کہ ہمیشہ کی جائے بلکہ مطلوبہ مصیبت کی دوری کے بعد ترک کردی جائے ۔ یہ دُعا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھیوں کی رہائی تک کی ۔ بعض لوگ کہتے ہیں کہ مرکزوالے ان دنوں مسلسل قنوت کرتے ہیں ۔ حالانکہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تو قنوت چھوڑ دی تھی ۔ تو گزارش یہ ہے کہ ہم بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی طرح اس وقت تک دعا کرتے ہیں گے ۔ جب تک ہمارے ساتھی جو کشمیر میں ہندو کی جیل میں رہائی نہیں پاتے ۔ جب رہائی پالیں گے تو ترک کردیں گے ۔

٦) دُعا کیلئے کوئی خاص الفاظ متعین نہیں ۔ ہر وہ دعا کی جاسکتی ہے جو مطلوب ہو ۔ امام نووی رحمہ اللہ شرح مسلم میں لکھتے ہیں ۔ والصحیح انہ لا یتعین فی دعا مخصوص بل یحصل بکل دعاء فیہ وجہ انہ لا یحصل الا بالدعاء (شرح مسلم للنوی ۱/۲۳۷)

'' صحیح بات یہ ہے کہ اس بارے میں کوئی خاص دعا نہیں بلکہ ہر اس دعا کو پڑھا جا سکتا ہے جس سے یہ مقصود حاصل ہوتا ہو ۔ البتہ بہتر اور اولیٰ یہی ہے کہ جو دعائیں قرآن مجید اور احادیث صحیحہ میں موجود ہیں وہ پڑھے ۔ علاوہ ازیں اپنی اپنی حاجات کے لئے مختلف ادعیہ کی جاسکتی ہیں '' ۔

امام ابن خزیمہ رحمہ اللہ اپنی صحیح میں یہ بات لائے ہیں :

" وَكَانُوا يَلْعَنُونَ الْكَفَرَةَ فِي النِّصْفِ : اللَّهُمَّ قَاتِلِ الْكَفَرَةَ الَّذِينَ يَصُدُّونَ عَنْ سَبِيلِكَ وَيُكَذِّبُونَ رُسُلَكَ ، وَلَا يُؤْمِنُونَ بِوَعْدِكَ ، وَخَالِفْ بَيْنَ كَلِمَتِهِمْ ، وَأَلْقِ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ ، وَأَلْقِ عَلَيْهِمْ رِجْزَكَ وَعَذَابَكَ ، إِلَهَ الْحَقِّ ، ثُمَّ يُصَلِّي عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَيَدْعُو لِلْمُسْلِمِينَ بِمَا اسْتَطَاعَ مِنْ خَيْرٍ ، ثُمَّ يَسْتَغْفِرُ لِلْمُؤْمِنِينَ "(ابن خزیمہ 2/155,156(1100)

'' سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب رمضان المبارک میں تراویح پڑھاتے تو ہنگامی حالات کے پیش نظر کفار و مشرکین کیلئے بددعا کرتے ۔ نصف رمضان میں کفار پر لعنت کرتے اور کہتے ، اے اللہ ان کافروں کو جو تیرے راستے سے روکتے ہیں ، تیرے رسولوں کو جھٹلاتے ہیں اور تیرے وعدے پر ایمان نہیں لاتے ، برباد کردے اور ان کی باتوں کی مخالفت ڈال دے اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دے اور ان پر اپنا عذاب و عتاب مسلط کردے پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور مسلمانوں کیلئے اپنی استطاعت کے مطابق بھلائی کی دعا کرتے ۔ پھر مومنوں کیلئے استغفار کرتے '' ۔ (ابن خزیمہ ۲/۱۵۵'۱۵۶ (۱۱۰۰)

٧) قنوتِ نازلہ رکوع کے بعد ہاتھ اٹھا کر کی جاتی ہے ۔

٨) آپ صلی اللہ علیہ وسلم قنوت جہراً پڑھتے اور صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم پیچھے آمین کہتے ۔

لہٰذا اہل حدیث حضرات کا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل ہے ۔ اسکے مطابق موجودہ زمانے میں وہ مسلمان جو کشمیر ، بوسینیا ، فلپائن ، اریٹیریا ، الجزائر وغیرہ ممالک میں یہود و نصاریٰ ، ہنود و اسرائیل کے ظلم و استبداد میں پس رہے ہیں ۔ جہاں ان کی جانی و مالی امداد کرتے ہیں وہاں ساتھ ہی اپنی نمازوں میں ان کی نصرت و مدد کیلئے اللہ کے حضور دُعا گو ہوتے ہیں ۔

علماء احناف میں سے جمہور علماء اس بات کے قائل ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوتِ نازلہ کا پڑھنا درست ہے ۔ موجودہ زمانے کے مشہور حنفی عالم صوفی عبدالحمید سواتی اپنی کتاب '' نماز مسنون کلاں '' کے صفحہ ۲۵۱ پر رقم طراز ہیں :

'' جمہور فقہاء احناف کہتے ہیں کہ صبح کی نماز میں قنوت نازلہ پڑھنا درست ہے ۔ چاہئے التزام کے ساتھ ہی کیوں نہ ہو اور جتنی احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں ، ان کا صحیح محل یہی ہے ۔ مزید ص ۲۵۲ پر لکھتے ہیں '' صبح کی نماز میں جب امام قنوت بالجہر پڑھ رہا ہو تو مقتدی کو اختیار ہے کہ وہ بھی قنوت پڑھے یا آمین کہے یا خاموش رہے '' ۔ (کبیری ص ۲۳۳) پھر اسی صفحہ پر استاد حسین احمد مدنی کا عمل نقل کیا ہے ۔ اور وزیرستان و فلسطین کے مسلمانوں کیلئے دعا ذکر کی ہے ۔ لہٰذا ہمارے حنفی بھائیوں کو بھی چاہئے کہ وہ موجودہ حالات کو پیش نظر رکھتے ہوئے مسئلہ جہاد کو سمجھیں اور عقائد کی تطہیر کے ساتھ ساتھ اپنی نمازوں میں مظلوم و مقہور مسلمانوں کیلئے اللہ تعالیٰ سے قنوتِ نازلہ کریں تاکہ اللہ تعالیٰ ہم سب مسلمانوں کو عزت کی زندگی گزارنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہمارے اعمال کی اصلاح کرے ۔

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ج1

محدث فتویٰ